© rasailojaraid.com

حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہ — بہ سلسلہ چک والی فتنہ

مولانا حکیم احمد حسن قریشی کی

یزیدیت!

> قاضی مظہر حسین چک والی صاحب راقم کے مضمون مندرجہ ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان جون ۱۹۹۰ء کے جواب میں اپنے رسالہ "حق چار یار" لاہور کے بہت سے شماروں میں بے مقصد خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ بعد تحقیر چک والی موصوف راقم کو "درویش صاحب" کے لقب سے مخاطب کرتے ہیں۔ اس لئے راقم کو بھی حق ہے کہ وہ قاضی موصوف کو "چک والی صاحب" کے لقب سے مخاطب کرے۔ راقم اپنے ایک مضمون میں پہلے بھی عرض کر چکا ہے کہ اگر آپ کسی کے پاجامے میں چوہا ڈالیں گے تو جواباً آپ کی شلوار میں بگڑ بلا ڈالا جائے گا۔ لہٰذا اس مضمون میں قاضی موصوف کو "چک والی صاحب" کے نام سے مخاطب کیا جا رہا ہے۔ قارئین آگاہ رہیں۔ (محمد شمس الدین)

مذمتِ بنو امیہ کا پس منظر:

بانی مجوسیوں نے جب اسلام کی خارا شگاف تلوار سے شکست فاش کھائی تو اُنہوں نے انتہائی نیا تُلا مسموم اور زہریلا یہ منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے قریشی خاندان بنو عبد مناف میں دو قومی نظریہ پھیلانے کا منصوبہ گھڑا اور بنو ہاشم اور بنو عبشم دو خاندانوں میں ایک فرضی اور خود ساختہ عداوت کھڑی کرنے کے لئے ایک نیا دو قومی منصوبہ بنایا اور اتنے زور سے اس کو دنیا میں پھیلایا کہ بیشمار لوگ اسے صحیح باور کر بیٹھے۔

چنانچہ یہ جھوٹا ڈھکوسلا یوں تراشا کہ عبشم اور ہاشم بن عبد مناف دو بھائی ایک ماں کے بطن سے جڑواں پیدا ہوئے لیکن عبشم کے پاؤں کے ساتھ ہاشم کا سر جڑا ہوا تھا چنانچہ اس "جوڑ" کو تلوار سے کاٹا گیا اس لئے آگے چل کر اولاد عبشم اور اولادِ ہاشم میں تلوار ہی چلتی رہی (تاریخ ابن کثیر صفحہ ۲۵۳ طبع مصر)

یہ روایت امام ابن کثیر کی ہے جو اُنہوں نے بحوالہ ابن جریر طبری نقل کی ہے اور طبری رفض کی طرف میلان رکھتے [illegible] ان کے زمانے [illegible] سبائی جعلی روایات کے شگوفے کھلنے شروع ہو چکے تھے اور ان میں ہی یہ جعلی شگوفہ بھی ہے کہ بوقت ولادت عبشم اور ہاشم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بدن آپس میں جڑے ہوئے تھے اور ان کو تلوار سے جُدا کیا گیا تھا۔

لیکن ابن کثیر سے تین صدی پہلے کے مشہور نسّابہ مورخ ابن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ نے اپنی مشہور کتاب "جمھرۃ انساب العرب" ص۱۴ طبع بیروت پر صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ "یہ دونوں بھائی توأم پیدا ہوئے پہلے عبشم دنیا میں آیا پھر ہاشم"۔ آگے ان کے بدنوں کے باہم جڑے ہوئے کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ تو اس طرح عبشم اور ھاشم کی ولادت میں گھنٹہ دو گھنٹہ کا بھی وقفہ ہوا ہوگا اسی نسبت سے عبشم بڑا بھائی ہوا۔

پھر عبشم کے چھ لڑکے سب ہی اقبال مند ہوئے لیکن ان میں امیہ سب سے زیادہ نامور سردار ہوا پھر آگے چل کر ہاشم بن عبد مناف کی اولاد میں سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سرتاج الفقراء خلیفہ راشد چہارم امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مورثِ اعلیٰ عباسی خلیفہ ہوئے ہیں اور عبشم بن عبد مناف کی اولاد میں مشہور خلیفہ راشد سوم امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان عبشمی اور امیر المومنین سیدنا معاویہ عبشمی اور امیر المومنین سیدنا مروان عبشمی اور انکی نامور اولاد کے عبشمی خلفاء اور مشہور فاتحین حضرت ابوسفیان عبشمی سیدنا یزید بن ابوسفیان عبشمی سیدنا خالد بن سعید عبشمی عمرو بن سعید عبشمی عبداللہ بن عامر جیسے نامور عبشمی جرنیل ہوئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین اسی طرح بنو عبشم (بنو اُمیہ) کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی، اور عوام میں بجائے بنو عبشم کے بنو اُمیہ کا نام زیادہ مشہور ہوگیا اور بالمقابل ہاشمی اموی کا بن گیا۔

تو اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اب سبائیوں نے دوسرا منصوبہ یہ سوچا کہ کسی طرح ہاشم بن عبد مناف (چچا) کو اور اُمیہ بن عبشم بن عبد مناف بھتیجا کو۔ جو مختلف زمانوں میں اپنی اپنی مختلف ماؤں کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس چچا اور بھتیجا کا کسی طرح بھی ایک ماں کے بطن سے پیدا ہونا ممکن ہی نہ تھا۔ ان چچا اور بھتیجا کو ایک ماں کے بطن سے جڑواں پیدا شدہ حقیقی بھائی ثابت کیا جائے تاکہ رنگ چوکھا آئے۔ سبائیوں کو یقین تھا کہ "سُنی" بدھو سنی اس "جعلی" ڈھکوسلے کو بھی۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ——— کہتے ہوئے بدل و جاں قبول اور بسر و چشم منظور کریں گے چنانچہ سبائیوں کی توقع کے عین مطابق بالکل ایسے ہی ہوا۔ اور دو نامور گھر "سُنی" بریلوی علاموں مولانا علامہ ارشد صاحب القادری اور علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی نے مل کر ایک زوردار "تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام "کربلا کا مسافر" ہے اور مکتبہ نبوی، شارع گنج بخش لاہور نے حال میں ہی شائع کی ہے۔ اس میں ص۹۸ پر یہی سبائی خلافِ واقعہ ڈھکوسلا درج فرمالیا کہ ہاشم بن عبد مناف (چچا) اور امیہ بن عبشم بن عبد مناف (بھتیجا) دونوں ایک ماں کے بطن سے توأم پیدا ہوئے اور ان کو تلوار سے جُدا کیا گیا اور جس تلوار کو ہاشم کے خون کی چاٹ لگی ہوئی تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی تلوار نے میدانِ کربلا میں یزید کے ہاتھوں سیّدنا حسینؓ کا خون پیا۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہاں دونوں خاندانوں کا شجرۂ نسب بھی چھاپا ہے پہلے ہم صحیح شجرۂ نسب لکھتے ہیں اور بالمقابل دو بریلوی دشمن سنی علاموں کا غلط شجرۂ نسب بھی درج ہے۔

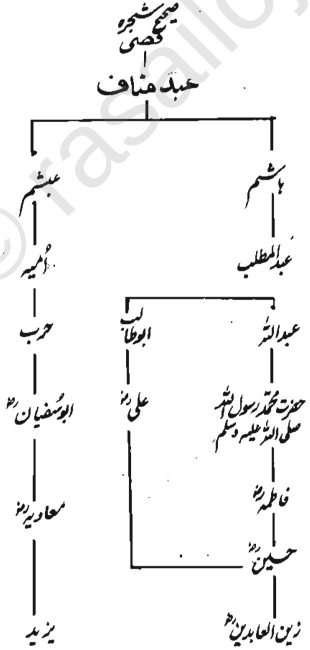

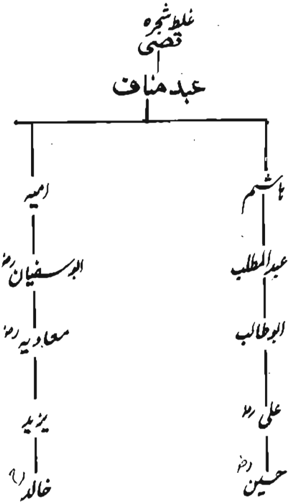

نوٹ : غلط شجرہ میں ہاشم کے بالمقابل انکے بھائی عبشم کو چھوڑ کر ہاشم کے بجائے بھتیجا اُمیہ کو ہاشم کے بالمقابل دکھایا ہے تاکہ ہاشمی اموی تقابل ثابت کیا جاسکے۔ پھر حرب بن اُمیہ (والد ابوسفیان رضؓ) کو چھوڑ کر ابوسفیان بن حرب کو عبدالمطلب کے مقابل کر دیا۔ تاکہ نیچے چل کر معاویہ رضؓ بن ابوسفیان کو حضرت علی کے مقابل اور حضرت حسین کو یزید کے بالمقابل کر دیا۔ تاکہ علی رضؓ و معاویہ رضؓ کی جنگیں اور حسین و یزید کے جھگڑے سبائی مشن کے عین مطابق ثابت ہوسکیں جبکہ ترتیبِ نسب میں حضرت علی، حضرت معاویہ کے چچا ہیں اور حضرت حسین رضؓ یزید کے چچا ہیں۔

مگر غلط شجرہ میں معاویہ کو علی کا اور یزید کو حسین کا چچا بنا دیا تاکہ حضرتِ معاویہ کو حضرت علی کے مقابل دکھایا جائے اور حضرت حسین کو یزید کے بالمقابل۔ اس طرح شجرہ کا تو بیڑہ غرق کر دیا مگر دو علاموں کا شوقِ مذمت معاویہ و یزید پورا ہوگیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اس طرح اسلامی تاریخ کو مسخ کیا گیا اور تمام بنو عبشم حضرت ابو سفیان حضرت معاویہ، حضرت مروان یزید زیاد، عبداللہ بن عامر، ولید بن عقبہ اور ان کے بے شمار ہم نواؤں کو تنقیص و مذمت کی سان پر ایسا چڑھایا گیا کہ پناہ بخدا ——— اور دکھے دل کے افسوس سے یہ عرض ہے کہ فی الوقت اس سبائی فکر اور نظریہ کی سرپرستی اور ترجمانی کے فرائض ہمارے جناب چکڑالی صاحب اور ان کے چند لگے بندھے کر رہے ہیں۔

اب جبکہ اسلام کے تحقیقی ذہن نے انگڑائی لی اور صحیح تاریخ کی چھان پھٹک شروع ہوئی تو عقدہ یہ کھلا کہ بنو عبشم کے خلاف یہ تمام پروپیگنڈہ محض بے بنیاد ہے اور یہ بکڑمی کے جال سے زیادہ کمزور گھڑوندہ صرف سبائیوں کی موضوع روایات کا ہی رہین منت ہے تو اس سلسلے میں ملک میں صحیح صورت حال کو واضح کرنے کے لئے اچھی اچھی کتابیں منظر عام پر آنی شروع ہو گئیں اور حضرت مولانا محمد اسحٰق سندیلوی مولانا عبدالحق چوھان مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی، اور جناب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی وغیرہ کے رشحات قلم اس سبائی ظلمت کو چھانٹنے کے لئے قابل قدر کام سرانجام دے رہے ہیں پھر کچھ دینی ماہناموں نے بھی اس طرف توجہ دی جن میں مؤقر ترین ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان ہے۔ اسی سلسلے میں فقیر کی بھی ایک چھوٹی سی کتاب "عجمی سازش" نامی حزب الانصار بھیرہ سے چھپی تھی۔ جو چھپتے ہی نایاب ہو گئی۔ خدا کرے دوبارہ چھپ جائے یہ اس سلسلہ کی مؤثر ترین کتاب ہے۔

اسی سلسلہ کی اہم کتاب "سید نصیر الدین صاحب گیلانی" اور "سادات بنو امیہ"۔ ایک اچھوتی تحقیقی کتاب ہے، جسے مولانا حسین احمد قریشی صاحب فاضل نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ ساکن و ڈاکخانہ بھوئی گاڑ ضلع اٹک نے ترتیب دیا، یہ قیمتی رسالہ جو دیکھنے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس میں قرآنی آیات احادیث نبوی حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مبارک تعامل سے سادات بنو امیہ کا جو باعزت مقام واضح ہوتا ہے اس کا خوبصورت تذکرہ ہے۔ (قیمت فی نسخہ پانچ روپے اکٹھے چار نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف) جامع مسجد بھوئی گاڑ مؤلف سے دستیاب ہے۔ اس رسالہ کے مرتب صاحب مولانا حسین احمد قریشی نے تبصرہ کے لئے جناب چکڑالی صاحب کو دو نسخے بھیجے جن پر چکڑالی صاحب نے اپنی سبائی عینک کے محدب شیشوں سے نگاہ ڈالی اور نتیجہ میں مقدمہ نویس مولانا حکیم احمد حسن قریشی کو اور مرتب رسالہ جناب مولانا حسین احمد قریشی کو "یزیدی" قرار دے دیا۔ ملاحظہ ہو قسم سوم مندرجہ رسالہ حق چار یار بابت ماہ اکتوبر سنہ ۹۰ء ——— حالانکہ یزید بن سیدنا حضرت معاویہ کے تذکرہ سے پہلے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر مولانا حسین احمد قریشی مدظلہ نے حسب ذیل اعلان فرمایا اور اس اعلان کو پڑھ کر بانصاف ناظرین جناب چک والی صاحب کی دیانت کی داد دیں کہ چک والی صاحب بمصداق ؎

ع اس خطا پر مجھے ناز کہ خطا کار نہ تھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں بھائیوں کو یزیدی قرار دے رہے ہیں ——— اعلان یہ ہے کہ

تمام اہل سنت کی طرح ہمارا بھی یہی پختہ اعتقاد ہے اور ہم اعلان کرتے ہیں کہ

ایک ضروری وضاحت :

ہم تمام صحابہ کرام و امہات المومنین اور حضور علیہ السلام کی چاروں صاحبزادیوں اور انکی پاک اولاد کو اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ محبت کو اپنا جزءِ ایمان سمجھتے ہیں مگر رافضی سبائی فرقہ حضرات امہات المومنین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض اور عداوت رکھتا ہے اور خارجی اور ناصبی فرقہ حضرات اہلِ بیت عظام سے عداوت رکھتا ہے (اللہ تعالیٰ کی ان سب پر ہی لعنت ہو

پھر ہمارا یہ بھی پختہ عقیدہ ہے کہ ——— امام اہلِ سنت سیّدنا حضرت علی ہاشمی سوائے ائمہ ثلاثہ راشدین (یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان عبشمی) کے باقی چھ اصحاب عشرہ مبشرہ اصحاب بدر اصحاب بیعتِ رضوان اور تمام اصحاب مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم حضرت علی مطلقاً افضل ہیں رضی اللہ عنہم۔ آپ سابقین الاولین کے بھی اسبق الاولین تھے۔ اور سیّدنا حضرت ابوسفیان بن حرب اور سیّدنا حضرت معاویہ بن ابوسفیان اموی عبشمی اپنی تمام تر جلالتِ شان کے باوجود یہ دونوں باپ اور بیٹا مل کر بھی سیّدنا حضرت علی ہاشمی کے مناقب اور فضائل کو نہیں پہنچ سکتے۔

اسی طرح سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریحانۃ الرسول تھے، جنّت کے ایک پھول تھے، جگر گوشہ سیّدہ بتول تھے، نورِ نظر حضرت مرتضیٰ تھے۔ جگر گوشہ حضرت محمد مصطفیٰ تھے صلی اللہ علیہ وسلم، اور آپ کے چہیتے نواسے اور درجہ اول کے صاحب رؤیت و روایت صحابی تھے حضرت حسن کے چھوٹے بھائی تھے اور حضرت ابن حنیفہ کے بڑے بھائی تھے اور تمام حسینی سادات کے جد امجد تھے پھر دوسرے بیشمار کمالات اور فضائل کے مالک تھے اب ان کے ساتھ یزید بن حضرت معاویہؓ کی کیا نسبت ہو سکتی ہے جو احمق یزید اموی عبشمی کو سیّدنا حضرت حسینؓ ہاشمی کے ساتھ برابر لانے کی لایعنی اور مذبوحی حرکت کرتے ہیں وہ چودھویں رات کے چمکتے چاند کے ساتھ بے نور چھینی کی مدہم لو کا تقابل کرنا چاہتے ہیں اگر یزید کو سیّدنا حضرت حسین کی مبارک جوتیوں میں بھی بیٹھنے کی سعادت حاصل ہو جاتی تو یزید کا یہ شرفِ عظیم ہوتا۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تصریح مزید :

پھر دو صفحہ بعد ص۱۹ پر "فسق یزید کی بحث" کے زیرِ عنوان لکھا ہے کہ :

"اس غیر متنازع حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے اور یہ ہی اہل سنت کا متفقہ عقیدہ بھی ہے کہ نہ یزید صحابی تھا نہ ہاشمی تھا نہ اہلِ بیت سے تھا۔ اگر صحیح روایات سے یزید کا فسق ہی نہیں بلکہ کفر تک بھی ثابت ہو جائے تو ہم اہل سنت کے سر آنکھوں پر ہم اہلِ سنت نے حضور علیہ السلام کے حقیقی چچا ابولہب ہاشمی کا کفر جب تسلیم کر لیا ہے تو اُموی یزید ہم اہل سنت کا کیا لگتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے جو ہم اہلِ سنت یزید کا کفر تسلیم نہ کریں بشرطیکہ اس کا کفر صحیح روایات سے ثابت ہو سکے۔"

جناب چکڑالوی صاحب نے اپنے تبصرہ مندرجہ "حق چار یار" بابت ماہ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں صفحہ ۲۳ پر ان دونوں بھائیوں کو "یزیدی" قرار دیا ہے فقیر "نقیب" کے قارئین سے مخلصانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا توضیحاتِ حلفی ملاحظہ فرمائیں اور پھر جناب چکڑالوی صاحب کی خدا ترسی اور ہواخواہیہ دشمنی کا اندازہ کریں اور غور کریں کہ کس طرح بے دھڑک ان دو بزرگوں کو یزیدی بنا کر رکھ دیا۔ عبرت عبرت۔

یہ سطور لکھتے وقت سوچ آئی کہ چکڑالوی صاحب کی عادت ہے کہ جس شخص سے اس کو اختلافِ قلیل ہو جائے اس کو بے دھڑک "یزیدی" قرار دے دیتے ہیں اس سوچ نے ایک مصرعہ موزوں کر دیا کہ ؎

وہ یزیدی ہے، ہو جس سے آپ کو کچھ اختلاف

حسنِ اتفاق سے اس وقت طبیعت حاضر تھی ارتجالاً چند اور مصرع بھی موزوں ہو گئے ناظرینِ "نقیب" کے نفسِ طبع کے لئے حاضر ہیں ؎

۱۔ کہہ دے اب چکڑالوی صاحب کوئی یہ بات صاف
دعوے اکثر آپ کے باطل، دلیلیں ہیں گزاف

۲۔ ہر محقق سے جھگڑتے اور الجھتے ہیں جناب
وہ یزیدی ہے، ہو جس سے آپ کو کچھ اختلاف

۳۔ اس طرح علمی حقائق مسخ کر دیتے ہیں آپ
جیسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے روئی نور باف

۴۔ کاش اپنا مسلک اعوج جو چھوڑیں آنجناب
پھر مسلمانوں میں دا پس آئے یہ بلد اختلاف

یا الٰہی حق سمجھنے کی انہیں توفیق دے
چھوڑ دیں وہ اپنا بے مقصد یہ سب لاف گزاف (آمین ثم آمین)

حکیم صاحب کا احتجاج:

جناب چکڑالوی صاحب کی اس مذبوحی حرکت پر مولانا حکیم احمد حسن صاحب قریشی نے ایک احتجاجی خط جناب چکڑالوی صاحب کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور یزید کے متعلق ہماری وضاحتوں کے بعد بھی آپ نے ہمیں "یزیدی" قرار دے دیا۔ یہ بہت افسوسناک حرکت ہے۔ در اصل آپ اپنی سبائیت نوازی کو چھپانے کے لئے دوسروں کو یزیدی بناتے پھرتے ہیں الخ" اس خط کا چکڑالوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

خاندان بھوئی گاڑ کا علمی تعارف:

خاندان عالی شان علماء بھوئی گاڑ شمالی ہندوستان (حال پاکستان) کا ایک نامور علمی خاندان ہو گزرا ہے اس درس

میں شمالی ہندوستان کا [illegible] اس درسگاہ

©rasailojaraid.com

میں حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف، حضرت خواجہ احمد اول بانی دربار عالیہ میرہ شریف تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک حضرت مولانا رسول خان صاحب اعلیٰ مدرس دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب ایبٹ آبادی خطیب ہزارہ، مولانا غلام اللہ خان صاحب بانی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی حضرت علامہ سید ضیاء الدین شاہ صاحب (مولانا حسین الدین شاہ صاحب بانی مدرسہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی کے والد ماجد) اور دوسرے سینکڑوں اجل علماء رحمہم اللہ نے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف حاصل کیا۔ خود فقیر کے والد ماجد مولانا فیروز الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس درس کی شاگردی پر فخر کرتے تھے — آجکل اس خاندان کے نامور نوجوان عالم مولانا حسن دین ولد مولانا فرید الدین ولد مولانا احمد دین ولد مولانا امیر حمزہ ہجر کیہ میں علوم و معارف پھیلا رہے ہیں، نیز مولانا ضیاء الدین ولد مولانا غلام ربانی ولد مولانا امیر حمزہ اور ان کے بھائی مولانا قاضی شمس الدین صاحب مرحوم حسن ابدال و مولانا حکیم عبدالحی صاحب ساکن بھوئی گاڑ اور ان تینوں بھائیوں کے سب لڑکے عالم ہیں اور اللہ تعالیٰ آگے بھی مزید برکتیں عطا فرمائے — آمین ..

یا اللہ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (القرآن)

خیرکم من تعلم القرآن و علمه (الحدیث)

زیر تعمیر جامع مسجد و مدرسہ دار العلوم حسین خیل پٹھان

خلافت راشدہ
خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق
سیدنا عمر فاروق
سیدنا عثمان
سیدنا علی المرتضیٰ
سیدنا حسن مجتبیٰ
سیدنا معاویہ
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

مخیر حضرات مسجد و مدرسہ کی تعمیر کے اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیں، دینی مراکز کو مضبوط کریں، تاکہ خدمت و اقامت دین کا مقدس فریضہ بہتر طور پر سرانجام دیا جاسکے!

ترسیل زر کے لئے!

(۱) بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک اکاؤنٹ نمبر ۲۰۹۰ یو بی ایل بھکر

(۲) بذریعہ منی آرڈر یا نقد دستی — ! درج ذیل پتہ پر بھیجیں!

خادم علماء دیوبند: حضرت مولانا غلام حسن خان، خطیب و مہتمم مدرسہ دار العلوم حسین خیل پٹھان، مقام و ڈاکخانہ چھینہ ڈگر، تحصیل و ضلع بھکر!

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم ۱۰۰۰/- روپے
ٹائیٹل دوسرا اور تیسرا صفحہ ۸۰۰/- روپے
عام صفحہ (سالم) ۳۰۰/- روپے
" " (۱/۲) ۲۵۰/- روپے
" " (۱/۴) ۱۲۵/- روپے

مستقل معاونین کے لیے خصوصی رعایت ہوگی

نقیب ختم نبوت

© rasailojaraid.com